ووکیشنل ٹریننگ سنٹر تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ تیئیس ملین کی لاگت سے تعمیر ہونے والی اس عظیم الشان عمارت کا مقصد مسلم ممالک کے لیے تربیت یافتہ اور ہنر مند کارکن تیار کرنا ہے۔ ۳۱ ایکڑ اراضی پر خوب صورت مسجد، شاندار لائبریری، وسیع آڈیٹوریم اور ڈیپارٹمنٹس کی عمارات تعمیر کی گئی ہیں۔ کلاسیں اگلے سال ستمبر سے شروع ہوں گی۔ اساتذہ وطلبا کی اقامت گاہیں بھی بنائی گئی ہیں۔ سنٹر کے مختلف شعبوں میں تجارتی، مکینیکل اور الیکٹریکل انجینیرنگ کی تعلیم دی جائے گی۔ اس کے علاوہ مختلف اسلامی ممالک کے تبلیغی مراکز، مساجد اور دینی اداروں میں خدمات انجام دینے والوں کے لیے اسلامی تاریخ، اسلامی تہذیب وثقافت اور اسلامیات کے کورس اور تربیتی پروگرام بھی شامل کیے گئے ہیں۔ تمام طلبہ کو عربی کی لازمی تعلیم دی جائے گی۔ پہلے مرحلے پر ۶۵۰ طلبہ، ۱۵۰ اساتذہ، ۲۰۰ تکنیکی کارکنوں اور ۱۰۰۰ عام ہنرمند افراد کو تیار کیا جائے گا۔

جماعت اسلامی بنگلہ دیش نے مطالبہ کیا ہے کہ انسداد فحاشی کے لیے شرعی حدود کو فی الفور نافذ کیا جائے۔

امریکہ میں تباہ کن جنسی انقلاب

جدید مادہ پرست معاشروں نے زندگی کے مختلف دائروں میں فطرت کے خلاف جو جنگ چھیڑ رکھی ہے اس میں ایسے دردناک مناظر بھی سامنے آتے ہیں کہ فطرت پلٹ کر انتقام لیتی ہے۔

بے پردہ معاشرے، آزاد محبت (شہوت رانی) کا تصور، نوخیز لڑکوں اور لڑکیوں کو جنسیات کی تعلیم دینا۔ تمام ماحول کا شہوت انگیز عناصر سے بھرا ہونا ـــــ اور اس کے بعد پھر یہ سمجھنا کہ کچھ پابندیاں بھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

نتیجے میں ہمارا مشرقی بازو، مشرقی پاکستان سے بنگلہ دیش میں تبدیل ہوگیا۔ اس سلسلے میں روس اور اسرائیل کی حمایت سے بھارت نے جو جارحانہ اقدام کیا اور مکتی باہنی اور مجیب باہنی نے بھارت کی فتح کے لیے راستے ہموار کیے، اس مسلم دشمن صورت حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے فوج اور الشمس اور البدر نے جو قربانیاں دیں، خدا ان کو قبول کرے اور پاکستان اور بنگلہ دیش کے مستقبل کو تابناک بنائے۔ عین دسمبر ہی میں ڈھاکہ میں اسلامی ووکیشنل سنٹر کے قیام کی اچھی خبر ملی۔ خدا مبارک کرے

چل سکتی ہیں، عقل کے بامِ بلند پر پہنچے ہوئے جدید انسان کی دانشورانہ حماقتوں میں سے ایک ہے۔

اس سلسلے میں امریکہ کو درپیش مسائل کی تفصیلات ملاحظہ ہوں:۔

کم عمر ماؤں کا مسئلہ امریکہ کے اربابِ دانش کے خیال میں اخلاقی سے زیادہ معاشی اور سماجی ہے۔ چنانچہ قابلِ تشویش ان ماؤں کا کم عمر ہونا ہے نہ کہ بن بیاہا ہونا۔

ایک اندازے کے مطابق ہر سال دس لاکھ سے زیادہ کم سِن لڑکیاں مائیں بن جاتی ہیں۔ ان میں تیس ہزار تو ایسی ہیں جن کی عمر پندرہ برس سے بھی کم ہے۔ ان دس لاکھ لڑکیوں میں سے اسّی فی صد بن بیاہی ہوتی ہیں۔

ماہرین کو خدشہ ہے کہ اگر یہی صورتِ حال برقرار رہی تو آئندہ چھ سالوں میں چودہ سالہ لڑکیوں کی ۴۰ فیصد تعداد کم از کم ایک مرتبہ ماں ضرور بن جائے گی۔

حال ہی میں ایک امریکی ریاست کے گورنر نے کم عمر ماؤں کے مسئلے پر مقننہ سے رجوع کیا ہے قانون نناوے فیصد اکثریت سے بنایا گیا۔ قانون کے مطابق نوجوان لڑکیوں کو ضبطِ تولید کے طریقے اختیار کرنے میں مدد دی جائے گی۔

شکاگو کا ایک سکول جہاں لڑکیوں کی ایک تہائی تعداد (ایک ہزار) بارور ہو چکی تھی، وہاں کی انتظامیہ نے مانع حمل ادویات مہیا کرنے کا ایک مرکز قائم کیا ہے۔ (پہلے اسکولوں کے ساتھ کینٹین وغیرہ ہوتی تھی، اب حمل سے بچانے کا دوائی مرکز بھی ہوا کرے گا۔)

۴۵ فیصد کم عمر اور بن بیاہی لڑکیاں حمل ساقط کرا لیتی ہیں، لیکن جو ایسا نہیں کرتیں، ان میں یہ شکایت عام ہے کہ انہیں شادی شدہ مائیں ہونے کے افتخار سے محروم ہونا پڑتا ہے۔ لیکن بتدریج لڑکیوں میں قوتِ مزاحمت بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۷۰ء سے پہلے ۳۵ ہزار ناجائز بچے دوسروں کو اپنانے کے لیے دے دیے جاتے تھے۔ اب صرف ۵ ہزار ایسی مائیں اپنے بچے دوسروں کو دیتی ہیں۔

شماریات کا مشہور امریکی ادارہ گٹ میچرز کے اعداد و شمار کے مطابق سنہ ۱۹۷۰ء کے عشرے میں کم عمر لڑکیوں میں جنسی تعلق قائم کرنے کی شرح میں دو تہائی اضافہ ہوا ہے۔ ٹائم کا کہنا ہے کہ ایسا لگتا ہے جیسے جنسی انقلاب کالجوں سے سکولوں اور وہاں سے جونیئر ہائی اسکولوں اور گریڈ سکولوں

تک آ پہنچا ہے۔

جان ہوپکنز کے تحقیقاتی ادارے کے ماہرین نے جو سروے کیے ہیں، ان کے مطابق ۱۹۸۲ء میں پندرہ برس سے کم عمر کی ۲۰ فیصد، سولہ برس کی ۳۳ فیصد اور سترہ سال کی ۴۳ فیصد لڑکیوں نے اعتراف کیا کہ انہوں نے جنسی تجربات کر لیے ہیں۔

اسی ادارے کا کہنا ہے کہ اب لڑکیوں میں دوشیزگی اور کنوارپن قابل فخر بات نہیں ہے اب سہیلیوں میں جنسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی بات باعث افتخار سمجھی جاتی ہے۔

امریکی ماہرین کو تشویش ہے کہ امریکی لڑکیوں میں جنسی شعور اور ضبط تولید کے طریقوں کی تعلیم سخت ناقص ہے۔ اس کے مقابلے میں یورپ میں اس کا بہت اچھا انتظام کیا گیا ہے۔ حوالے کے طور پر وہ سویڈن کی مثال دیتے ہیں جہاں کم عمر لڑکیاں جنسی طور پر امریکی لڑکیوں سے زیادہ پرجوش اور آزاد منش ہیں لیکن مائیں بننے کی شرح وہاں بہت کم ہے، اس لئے کہ سویڈن کی حکومت نے اپنے ہاں لڑکیوں کو ضبط تولید کے طریقوں سے بہتر طور پر آشنا کیا ہے۔

"گٹ میچرز" کے ماہرین کا کہنا ہے کہ ہالینڈ کے ارباب اختیار کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں کسی لڑکی کو آزاد جنسی روابط کی اجازت صرف اس صورت میں ملتی ہے جب وہ برتھ کنٹرول کے طریقوں پر عمل کرلے۔

بھارت کا شاہ بانو کیس

شاہ بانو مقدمہ میں بھارتی سپریم کورٹ نے مسلم پرسنل لا کے خلاف جو فیصلہ دیا تھا اور جس کے تحت کسی بھی مطلقہ خاتون کو تا نکاح ثانی (یا نکاح نہ کرنے کی صورت میں تا حین حیات) سابق شوہر سے نان و نفقہ حاصل کرنے کا حق مل گیا تھا، وہ بعض متعصب ہندو جماعتوں مثلاً ستیہ شودھک منڈل وغیرہ کے لئے ایک ایسا ہتھیار بن گیا تھا جس کے ذریعے انہوں نے ملک میں اسلامی شریعت اور اسلامی اقدار کے خلاف مہم شروع کر دی تھی۔ انگریزی، ہندی اور دیگر علاقائی زبانوں کے بڑے بڑے اخبارات اس مہم کی ایک ماہرانہ انداز سے پشت پناہی کر رہے تھے۔ ان حلقوں نے شاہ بانو کے اعزاز میں جگہ جگہ جلسے منعقد کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور یہ مسلم خاتون ہندوؤں کی مسلم دشمن سکیم کے نقشے میں ایک اہم